اکائی 2 میر امّن دہلوی کا عہد

ساخت

2.1 اغراض ومقاصد
2.2 تمہید
2.3 میر امّن دہلوی کا عہد
2.4 آپ نے کیا سیکھا
2.5 اپنا امتحان خود لیجیے
2.6 سوالوں کے جوابات
2.7 فرہنگ
2.8 کتب برائے مطالعہ

2.1 اغراض ومقاصد

اس اکائی کے مطالعہ سے آپ

- میرامن دہلوی کے عہد سے واقف ہوسکیں گے۔
- میرامن دہلوی کے دور کے سماجی وتہذیبی صورتِ حال سے متعارف ہوسکیں گے۔
- میرامن دہلوی کے عہد کے سیاسی حالات سے واقف ہوسکیں گے۔
- فورٹ ولیم کالج کی لسانی وادبی سرگرمیوں سے متعارف ہوسکیں گے۔
- میرامن دہلوی کے عہد میں لکھی گئیں نثری کتابوں کے بارے میں جان سکیں گے۔
- میرامن دہلوی کے عہد میں لکھی گئیں داستانوں سے متعارف ہوسکیں گے۔
- میرامن دہلوی کے دور کے مصنفین سے متعارف ہوسکیں گے۔
- فورٹ ولیم کالج کی خدمات سے واقف ہوسکیں گے۔
- اس عہد کی زبان کی خصوصیات سے واقف ہوسکیں گے۔

2.2 تمہید

اردو نثر نگاری کی تاریخ میں بہت سے موڑ آئے جنھوں نے اردو نثر کو نئی سمت عطا کی۔ ان میں سے ایک اہم موڑ میر امّن کا عہد بھی ہے۔ اس عہد کو گلکرسٹ کا عہد یا فورٹ ولیم کالج کا عہد بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس لیے کہ لسانی

نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو فورٹ ولیم کالج اور اس کے ہندوستانی زبانوں پہلے صدرِ شعبہ ڈاکٹر جان گلکرسٹ دونوں نے اس عہد کو بہت متاثر کیا۔ ایک طرح سے دیکھا جائے تو میرامن کو پیدا کرنے والے بھی یہی ہیں۔ انھیں کی سوچ، انھیں کی ضرورت اور انھیں کی کوشش اور تلاش وجستجو نے میرامن کو کلکتے میں بلاکران سے وہ کام لیا کہ پورا ایک عہد میرامن کے نام سے جانا جانے لگا۔ اسے میرامن دہلوی کا عہد اس لیے کہا جاتا ہے کہ اسے میرامن نے اپنی کتاب 'باغ و بہار' کی روشنی سے اسے ایسا روشن کیا کہ یہ عہد میرامن کے نام سے جڑ گیا۔ یہ عہد تاریخ میں اس لیے مشہور ہوا کہ اسے میرامن جیسا مصنف ملا۔ جس نے ایک ایسی کتاب لکھ دی جس سے اردو نثر نگاری میں ایک انقلاب آ گیا۔

اس کی زبان کی بدولت اردو نثر کو ایک نیا رنگ و آہنگ نصیب ہوا۔ یہ کتاب اتنی اچھی لکھی گئی اور اس میں ایسی پرکشش زبان استعمال کی گئی کہ اس زمانے کے اہلِ ذوق کی توجہ کا مرکز تو بنی ہی نئے لکھنے والوں کے لیے نمونہ اور مشعلِ راہ بھی بن گئی۔

اس اکائی میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ جس عہد کو میرامن نے چمکایا اس عہد میں اور کیا کیا تھا۔ اس نے اردو زبان کے لیے کیا کیا۔

2.3 میراّمن دہلوی کا عہد

اردو نثر کو جن ادیبوں نے نئی سمتوں کا پتا دیا اور اس کے فروغ میں کلیدی کردار نبھایا ان میں میراّمن دہلوی کا نام بھی خاصا اہم ہے۔ میرامن نے اردو زبان وادب کے لیے وہ کام کیا کہ اردو نثر نگاری کی تاریخ میں ایک عہد ان کے نام سے موسوم ہوگیا۔ کسی ادیب کے لیے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ کوئی عہد اس کے نام سے جانا گیا یا جانائے مگر اتنا بڑا اعزاز کسی کو یوں ہی نہیں مل جاتا، اس کے لیے اس ادیب کو اپنا خونِ جگر صرف کرنا ہوتا ہے۔ جان توڑ محنت کرنی پڑتی ہے۔ دن رات ایک کرنا ہوتا ہے۔ مراقبے میں بیٹھنا ہوتا ہے۔ چلّہ کھینچنا پڑتا ہے۔ کشف کے عالم سے گزرنا ہوتا ہے۔ میرامن نے یہ سب کیا۔ ویسے تو فورٹ ولیم کالج کے ایک اشاعتی شعبے میں کتابیں تیار کرنے کے لیے ملازم رکھا گیا تھا اور انھیں منشی گیری کے لیے محنتانہ بھی ملتا تھا مگر میرامن نے اسے اپنا شوق بنا لیا۔ اس لکھنے پڑھنے کے کام میں ایسی دلچسپی لی اور اسے اس انہاک سے کیا کہ اردو زبان کے بطن سے اردو کی ایک ایسی صورت نکل آئی جس کے حسن و جمال نے زمانے کو مبہوت کردیا۔ جو ہر ایک نظر کا مرکز بن گئی۔ ہر دل کو بھا گئی۔ ایک ایک دماغ میں سما گئی۔ ایک ایک زبان پر چڑھ گئی۔

میرامن کا عہد وہ عہد ہے جس میں باہر سے آئی ایک تجارتی کمپنی اچانک ایک رات حکمرانی کا خواب دیکھتی ہے اور بہت جلد اپنے اس خواب کی تعبیر بھی پاجاتی ہے۔ تجارت کرتے کرتے حکومت کرنے کے اپنے منصوبے کو اپنی حکمت عملی اور دوراندیشی سے عملی جامہ بھی پہنادیتی ہے۔

ایسٹ انڈیا کمپنی جو ہندوستان میں آئی تھی تجارت کرنے مگر وہ حکمراں بن بیٹھی۔ اس کی تاجرانہ حریص آنکھوں نے دیکھا کہ یہ ملک تو واقعی سونے کی چڑیا ہے۔ یہاں کی زمین میں تو خزانہ دفن ہے اور یہاں کے لوگ بھی سیدھے سادے اور محنتی ہیں۔ انھیں کی محنت سے ان کی دولت اپنے بس میں کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ سب سے

پہلے انھوں نے یہ سوچا کہ ان کو بس میں کس طرح کیا جاے۔ اور اس سوچ وچار کے دوران کمپنی کے مالکان جو خاصے پڑھے لکھے تھے، اس نتیجے پر پہنچے کہ یہاں کے لوگوں کی زبان سیکھی جائے۔ اسی کے ذریعے ان کے دل ودماغ تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس نتیجے پر پہنچتے ہی ان کے ذہن میں ایک ایسے ادارے کا خیال آیا جو انھیں یہاں کی زبان سکھانے میں مددگار ثابت ہوسکے۔ اس طرح فورٹ ولیم کالج میں ہندستانی زبانوں کا ایک شعبہ قائم ہوگیا۔ اور اس میں اس بات کا اہتمام کیا گیا کہ ایسی آسان اور دلچسپ کتابیں تیار کی جائیں جن سے انھیں کم وقت میں یہاں کی زبانیں آجائیں۔ خصوصاً وہ زبان جلد سے جلد وہ سیکھ جائیں جو رابطے یعنی بول چال کی زبان تھی۔ ظاہر ہے کہ اردو اس وقت ہندستان میں رابطے کی زبان تھی چنانچہ اس زبان پر توجہ دی گئی اور اس زبان کے ماہرین اور مصنفین کو ملازمت دے کر کلکتے میں جمع کیا گیا اور ان کے قلم سے فائدہ اٹھا کر کتابیں لکھوانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

کسی عہد کی پہچان اس عہد میں کیے گئے سیاسی، سماجی، اقتصادی، تہذیبی وثقافتی کاموں سے ہوتا ہے یا پھر ان ناقابلِ فراموش واقعات وحادثات سے ہوتا ہے جو وقوع پزیر ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے میر امن کے عہد کا جائزہ لیا جائے تو ایک ادب کے طالب علم کی نگاہیں جن امور پر ٹھہرتی ہیں، وہ یہ ہیں:

- فورٹ ولیم کالج کا قیام اور اس میں ہندستانی زبانوں کے مرکز پر دی جانے والی خصوصی توجہ۔
- اس دور میں کیے گئے لسانی وادبی کارنامے۔
- اس دور کے مصنفین جو ایک مرکز پر جمع کئے گئے تھے۔
- وہ کتابیں جو اس عہد میں فورٹ ولیم کالج میں جان گلکرسٹ کی زیرِ نگرانی لکھی گئیں۔
- جان گلکرسٹ جس نے ہندستانی زبانوں کے فروغ کا منصوبہ بنایا اور لسانی سرگرمیوں کی راہ ہموار کی
- اردو زبان خصوصاً اردو نثر میں ہوئی تبدیلی اور نئے رنگ وآہنگ
- باغ و بہار کی غیر معمولی مقبولیت
- میر امن کی داستان 'باغ بہار' اور فورٹ ولیم کالج کی کتابوں کی زبان کے دوسروں کی تحریروں پر مرتب ہونے والے اثرات۔

1- فورٹ ولیم کالج: یہ وہ کالج ہے جو کلکتے میں 10 / جولائی 1800ء کو قائم کیا گیا۔ یہ وہ پہلا ادارہ ہے جہاں اجتماعی طور پر باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت اردو نثر کی ترویج وترقی کے لیے کوششیں کی گئیں۔ یہ کالج ہندستان میں نو وارد انگریزوں کی تعلیم وتربیت کے مقصد سے کھولا گیا۔ یہ کالج گلکرسٹ کی سوچ اور اس سوچ کو ملنے والے انگریز افسر ولزلی کی حمایت کی بدولت عمل میں آیا۔

2- ہندستانی زبانوں کا لسانی مرکز: یہ وہ مرکز ہے جو انگریزوں کو ہندستانی زبانیں سکھانے کے لیے کھولا گیا۔ اس کے قیام کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ یہاں ہندستانی ادیبوں کی مدد سے ایسی کتابیں تیار کی جاسکیں جو آسان، عام فہم اور دلچسپ ہوں اور جو زبان سکھانے میں زیادہ معاون ثابت ہوسکیں۔ یہ شعبہ اس کالج کے پرنسپل جان گلکرسٹ کی اس سوچ کے نتیجے میں عمل میں آیا کہ ہندستانی زبان سیکھے بغیر کمپنی کا کوئی

ملازم اپنی ذمے داری کو اچھی طرح نبھا نہیں سکتا اور اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔

اس لسانی مرکز میں سب سے زیادہ جس زبان کو توجہ ملی وہ ہندستانی تھی۔ ہندستانی سے مراد ویسے تو ہندی اور اردو دونوں تھیں مگر عملاً جس زبان کو زیادہ فروغ حاصل ہوا وہ اردو تھی۔

جان گلکرسٹ: جان گلکرسٹ فورٹ ولیم کالج کے ہندوستانی شعبے کے پہلے صدر تھے۔ ان کا پورا نام جان بارتھ وک جان گلکرسٹ تھا۔ وہ پیشے سے ایک ڈاکٹر تھے۔ دستیاب شواہد کی بنا پر ان کی تاریخ پیدائش 19 جون 1759ء ہے۔ ان کا تقرر فورٹ ولیم کالج میں 1800ء میں ہوا۔ انھوں نے ہی کالج میں ہندستانی زبانوں کے شعبہ کو قائم کرنے کی تجویز بھی پیش کی تھی۔ اس شعبے میں دلچسپی لینے اور اس کی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے میں ان کا یہ احساس کارفرما تھا کہ ہندستانی زبان پر قدرت اور ہندستانی تہذیب وثقافت سے قربت کے بغیر برطانوی حکومت اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ جان گلکرسٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کے صرف ایک اعلی عہدہ دار اور فورٹ ولیم کالج کے ہندوستانی زبانوں کے صدر ہی نہیں بلکہ وہ ایک ماہرِ لسانیات اور محققِ زبان بھی تھے۔ ساتھ ہی ایک زبردست مفکر اور پلانر بھی تھے۔ انھوں نے اردو کے فروغ میں ایک ناقابلِ فراموش کردار نبھایا۔ انھوں نے دوسرے مصنفین سے کتابیں تو لکھوائیں ہی، خود بھی کئی اہم اور قابلِ قدر کتابیں لکھیں۔ ان کی تصنیفات میں ہندستانی زبان کے قواعد، مشرقی زبان دان، ہندستانی زبان پر مقدمہ، ہندستانی زبان کی مشقیں کافی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ انھوں نے انگریزی ہندستانی لغت بھی دو جلدوں میں تیار کیں۔

میر امن کے دور کے ادبی اور لسانی کاموں میں سب سے اہم کام یہ ہوا کہ اس دور کی لسانی سرگرمیوں سے اردو زبان کا مزاج بدل گیا۔ مشکل زبان آسان ہوگئی۔ نثر قافیہ پیمائی اور بے جا مرصع نگاری سے پاک صاف ہوگئی۔ زبان اس قابل ہوگئی کہ وہ قصہ کہانیوں کے ساتھ ساتھ علمی اور دیگر موضوعات کو سلیقے سے پیش کرنے لگی۔

فورٹ ولیم کالج سے پہلے اردو نثر عالمِ طفولیت میں تھی۔ اس عہد میں اردو نثر کی ایک مضبوط اور بھرپور روایت قائم ہوئی جو مسلسل آگے بڑھی۔ اس عہد نے اردو نثر کو کافی فروغ دیا۔ دوسرا اہم کام اس عہد کا یہ ہے کہ اس نے اردو کو میر امن جیسا ادیب دیا اور تیسرا اور شاید سب سے بڑا کام یہ کیا کہ اس نے اردو زبان کو 'باغ و بہار' جیسی بیش قیمت اور لازوال کتاب سے مالا مال کیا۔

میر امن کے عہد کے مصنفین: پہلا نام تو میر امن کا ہی ہے جن کے ادبی کارناموں کی بدولت یہ عہد ان کے نام سے موسوم ہوگیا۔ میر امن کو بعض تذکرہ نگاروں نے میر امان بھی لکھا ہے۔ مگر خود انھوں نے 'باغ و بہار' میں اپنا نام میر امن لکھا ہے۔ چونکہ وہ دہلی کے رہنے والے تھے، اس لیے ان کے نام کے ساتھ لفظِ دہلوی بھی جڑ گیا۔ میر امن کے بیان سے پتا چلتا ہے کہ وہ ایک خوش حال اور منصب دار گھرانے میں پیدا ہوئے مگر اٹھارہویں صدی میں دہلی سلطنت کی تباہی کے سبب ان کے خاندان کو بھی ہجرت کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ معاش کی تلاش میں بھٹکتے ہوئے وہ پہلے پٹنہ پھر کلکتہ پہنچے اور اپنے ایک دوست کی مدد سے گلکرسٹ تک رسائی حاصل کی۔ گلکرسٹ نے ان کی قابلیت کی بنیاد پر انھیں اپنے کالج میں بطور منشی رکھ لیا۔ 'باغ و بہار' کے علاوہ میر امن نے کئی اور کتابیں بھی لکھیں جن میں 'گنجِ خوبی' قابلِ ذکر ہے مگر ان کی دوسری کتابوں کو وہ شہرت نہ مل سکی جو 'باغ و بہار' کو نصیب ہوئی۔

اس عہد کے دوسرے مشہور مصنف کا نام حیدر بخش حیدری ہیں۔ حیدر بخش حیدری بارہویں صدی ہجری کے نویں عشرے میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے اپنے والد کے ساتھ بنارس پہنچے اور وہیں بس گئے۔ پھر تلاشِ معاش میں کلکتہ گئے اور فورٹ ولیم کالج میں اپنی قابلیت کی بنیاد پر ہندستانی زبانوں کے شعبے میں منشی کے عہدے پر رکھ لیے گئے۔ کئی سالوں تک مسلسل کام کرنے کے بعد 1814ء میں وہ بنارس لوٹ آئے۔

ان کی کتابوں میں 'آرائشِ محفل' اور 'طوطا کہانی' مشہور ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے علاوہ انھوں نے قصہ مہر و ماہ، لیلیٰ مجنوں اور مجموعۂ حکایات بھی لکھی۔ ان کی زبان بھی سادہ اور سلیس ہے۔ فورٹ ولیم کالج میں آنے سے پہلے ہی انھوں نے 1799ء میں فارسی کے ایک مشہور و مقبول قصہ ''مہر و ماہ'' کو اردو میں منتقل کیا تھا۔

خلیل خاں اشک بھی فورٹ ولیم کالج کے ایک اہم مصنف تھے۔ ان کا پورا نام خلیل علی خاں تھا۔ اشک تخلص کرتے تھے۔ ان کا اصل وطن تو دلی تھا مگر ان کی پرورش فیض آباد میں ہوئی۔ 1801ء میں وہ کلکتہ آئے اور کاظم علی کی وساطت سے گلکرسٹ تک رسائی حاصل کی۔ گلکرسٹ نے ان کی صلاحیت کو پہچانا اور ان سے 'داستانِ امیر حمزہ' کے ترجمے کی فرمائش کی۔

نہال چند لاہوری بھی اس عہد کے ایک اہم مصنف تھے۔ ان کی تاریخ پیدائش اور وفات کے متعلق کچھ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا۔ وہ باقاعدہ فورٹ ولیم کالج کے ملازم بھی نہیں تھے مگر جان گلکرسٹ نے ان سے ہندستانی زبانوں کے شعبے کے لیے 'مذہب عشق' کے نام سے مشہور داستان 'گل بکاؤلی' کا ترجمہ کرایا۔ 'گل بکاؤلی' شیخ عزت اللہ بنگالی کی تصنیف تھی جو فارسی میں لکھی گئی تھی۔ یہی نثری قصہ بعد میں پنڈت دیا شنکر نسیم کے ہاتھوں مثنوی گلزار نسیم کی شکل میں پیش ہوا۔ 'مذہب عشق' کا شمار اپنے عہد کی مشہور تصانیف میں ہوتا ہے۔ قصے کی روح میں ہندوستان کے داستانوی عہد کی چھاپ ہے۔ یہ قصہ اپنے زمانے کے مطابق داستانوی خصائص اور عناصر سے مملو ہے جو داستان کے تکنیکی عناصر خیال کیے جاتے ہیں۔

اس عہد کی زبان کی ترجمانی میر امن کی داستان 'باغ و بہار' سے ہوتی ہے۔ کالج سے جڑے سبھی مصنفین نے کوشش کی کہ ان کی کتابوں کی زبان گلکرسٹ کے منشا اور انگریزی حکومت کے مقصد کے مطابق ہوں۔ اس عہد کی نثر کے زبان کا تجزیہ کرتے ہوئے درج ذیل خصوصیات سامنے آتی ہیں:

- بول چال کا انداز
- عوامی لب ولہجہ
- سادہ اور عام فہم الفاظ
- دیسی زبان کے استعمال پر زور
- فارسی آمیز ادق اور مشکل الفاظ سے اجتناب
- جملوں کی ترتیب میں آسانی اور روانی کا خیال
- عوام کے روزمرہ و محاورں کا کثرت سے استعمال

- مکالمے چست درست اور فطری لکھنے کی کوشش۔

فورٹ ولیم کالج میں گلکرسٹ کی زیرِ نگرانی لکھی گئی کتابوں کی ایک طویل فہرست ہے جس میں زیادہ تر کتابوں میں قصے کہانیاں موجود ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ کہانی کی قوت کو اس دور میں سب سے زیادہ محسوس کیا گیا۔ اور یہ نکتہ اچھی طرح سمجھ میں آ گیا کہ دوسروں تک اپنی بات کو پہنچانے کا وسیلہ کہانی سے بہتر کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ اس عہد کی کچھ اہم کتابوں کی فہرست درج ہیں۔

باغ و بہار : میرامن دہلوی

آرائشِ محفل : حیدر بخش حیدری

توتا کہانی : حیدر بخش حیدری

داستانِ امیر حمزہ: خلیل علی خاں اشک

شکنتلا : کاظم علی جوان

مذہبِ عشق : نہال چند لاہوری

ہفت گلشن : مظہر علی ولا

پریم ساگر : للولال جی

فورٹ ولیم کالج میں تیار ہونے والی کتابوں کی مقبولیت کے اثرات:۔ ویسے تو فورٹ ولیم کالج نو وارد انگریزوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مخصوص تھا مگر یہاں پر تیار کی جانے والی کتابوں کی شہرت کالج کے باہر بھی پہنچ رہی تھی۔ کتابوں کی نثر عوام کو متاثر کر رہی تھی۔ چنانچہ کالج کے باہر کے ادیبوں میں بھی فورٹ ولیم کالج کے اسلوب کا چرچا تھا۔ اور وہ بھی اس کے زیر اثر اپنی کتابوں میں عام فہم زبان استعمال کر رہے تھے اور اظہار کا سادہ وسیلہ اختیار کرنے میں مصروف تھے۔ ان کا ایک مقصد تو یہ تھا کہ ان کی کتابیں بھی عوام میں مقبول ہوں اور دوسرا مقصد غالباً یہ تھا کہ وہ بھی انگریزوں کی فیاضی سے مستفید ہونا چاہتے تھے۔ اس رجحان کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ بنی نرائن جہان کی کتابیں نہ صرف یہ کہ فورٹ ولیم کالج میں قدر کی نگاہ سے دیکھی گئیں بلکہ ان کی خوب پزیرائی بھی ہوئی۔ ساتھ ہی عوام میں بھی خاصی مقبول ہوئیں۔ باہر کے ادیبوں کا مقصد خواہ کچھ بھی رہا ہو مگر یہ بات تو ہوئی کہ میرامن کے اس عہد نے اردو زبان کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا اور اردو نے نثر کو ایک نیا انداز عطا کیا۔

2.4 آپ نے کیا سیکھا

اس اکائی کے مطالعہ سے آپ

- میرامن دہلوی کے عہد سے واقف ہوئے۔
- میرامن دہلوی کے دور کے سیاسی، سماجی و تہذیبی حالات سے متعارف ہوئے۔
- فورٹ ولیم کالج کی لسانی و ادبی سرگرمیوں سے متعارف ہوئے۔
- میرامن دہلوی کے عہد میں لکھی گئیں نثری کتابوں کے بارے میں جان سکے۔
- میرامن دہلوی کے عہد میں لکھی گئیں داستانوں سے متعارف ہوئے۔

- میر امّن دہلوی کے دور کے مصنفین سے متعارف ہوئے۔
- فورٹ ولیم کالج کی خدمات سے واقف ہوئے۔

2.5 اپنا امتحان خود لیجیے

1- فورٹ ولیم کالج کے عہد کو میر امّن کے عہد سے کیوں موسوم کیا جاتا ہے۔

2- فورٹ ولیم کالج میں ہندستانی زبانوں کا شعبہ کیوں کھولا گیا۔ اور اس کا منصوبہ کس نے بنایا؟

3- فورٹ ولیم کالج میں ہندستانی زبانوں کے شعبے میں کس طرح کی زبان لکھی گئی؟

4- فورٹ ولیم کالج میں ہندستانی زبانوں کے شعبے میں قصے کہانیوں کی کتابیں ہی کیوں لکھی گئیں؟

5- فورٹ ولیم کالج سے جڑے کچھ نمایاں مصنفین کے نام لکھیے۔

6- فورٹ ولیم کالج کی کتابوں کے باہر کے مصنفین پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

7- گلکرسٹ کی کچھ کتابوں کے نام بتایے۔

8- میر امّن کے عہد نے اردو زبان خصوصاً اردو نثر کے فروغ میں کیا کردار نبھایا؟

9- میر امّن کے عہد کی زبان کی خوبیاں بیان کیجیے۔

2.6 سوالوں کے جوابات

1- میر امّن کے عہد نے اردو کو بول چال کی زبان سے قریب کیا۔ اس کے مشکل اظہار کو آسان کیا۔ زبان کو رواں بنایا۔ اردو کو اس قابل بنایا کہ یہ علمی موضوعات کو بھی پیش کر سکے۔

2- فورٹ ولیم کالج میں ہندستانی زبانوں کا شعبہ اس لیے کھولا گیا کہ نو وارد انگیریزوں کو یہاں کی زبانیں سکھائی جاسکیں۔ اس کا منصوبہ ہندستانی زبانوں کے شعبہ کے پہلے صدر ڈاکٹر جان گلکرسٹ نے بنایا۔

3- فورٹ ولیم کالج میں ہندستانی زبانوں کے شعبے میں آسان اور دلچسپ زبان لکھی گئی۔ ایسی زبان جو آسانی سے پڑھی جاسکے اور بنا کسی رکاوٹ کے اپنی بات کا اظہار کیا جاسکے۔

4- فورٹ ولیم کالج میں قصے کہانیوں کی کتابیں اس لیے لکھی گئیں کہ پڑھنے والا دلچسپی لے سکے۔ کہانی میں چوں کہ دل و دماغ کو گرفت میں لینے کی قوت ہوتی ہے، اس لیے یہ کوشش کی گئی کہ آسان زبان میں کہانی پیش کی جائیں تاکہ پڑھنے والے یا زبان سیکھنے والے اس طرف راغب ہوسکیں۔

5- فورٹ ولیم کالج سے وابستہ رہے مصنفوں میں میر امّن دہلوی، حیدر بخش حیدری، خلیل خاں اشک، کاظم علی جوان، نہال چند لاہوری، مظہر علی ولا (مرزا لطف علی) کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

6- فورٹ ولیم کالج میں تیاری کی گئی کتابوں کا چرچا کالج سے باہر بھی ہونے لگا اور جس کا اثر یہ ہوا کہ باہر کے مصنفین بھی اسی انداز میں کہانی لکھنے لگے تاکہ وہ بھی مقبول و مشہور ہوسکیں۔

7- گلکرسٹ نے بہت سی کتابیں لکھیں جن میں، ہندستانی زبان کی قواعد، مشرقی زبان دان، ہندستانی زبان پر مقدمہ اور ہندستانی زبان کی مشقیں کافی اہم ہیں۔

8- میرامن کے عہد میں اردو زبان کے فروغ میں ایک بنیادی کام یہ ہوا کہ فورٹ ولیم کالج کے زیرِ نگرانی اردو کی بہت سی اہم کتابیں لکھی گئیں۔ قصے اور کہانیوں کے ساتھ ساتھ لغت اور قواعد کی کتابیں بھی تیار ہوئیں۔

9- میرامن کے عہد کی زبان کی خوبیاں: روزمرہ کا استعمال، آسان اور عام فہم الفاظ، روانی اور برجستگی ہے۔

2.7 فرہنگ

کلیدی	بنیادی
موسوم	نام رکھا گیا
اعزاز	انعام
طفولیت	لڑکپن، کم عمری کا زمانہ
کشف	ظاہر ہونا، الہام
انہماک	محویت۔ کسی چیز یا کام میں کھو جانا
مبہوت	حیران، ہکا بکا
دوراندیشی	دور تک دیکھنا
حکمتِ عملی	تدبیر، ہوشیاری
عملی جامہ پہنانا	کام کو انجام دینا
حریص	لالچی
ماہرین	ماہر کی جمع ایکسپرٹ
اقتصادی	مالی، معاشی
ثقافتی	تمدنی، کلچر سے متعلق
غیر معمولی	بہت زیادہ
مرصع نگاری	ایسی طرزِ نگارش جو سجی سنوری ہو۔ جس میں مناسب اور موزوں لفظوں کی ترتیب سے سجاوٹ کی گئی ہو
قافیہ پیمائی	ایسی عبارت جس کے جملوں میں شاعری کی طرح قافیوں کا اہتمام کیا گیا ہو

2.8 کتب برائے مطالعہ

باغ و بہار کا تنقیدی جائزہ	امام مرتضیٰ نقوی	اردو پبلشرز تلک مارگ لکھنو ۱۹۷۸ء
ہماری داستانیں	وقار عظیم	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس سوئیوالان، نئی دہلی
میرامن (مونوگراف)	ابن کنول	اردو اکادمی دہلی ۲۰۱۲ء
اردو کی نثری داستانیں	گیان چند جین	اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنو، ۱۹۸۷ء
اردو داستان: تحقیق و تنقید	قمر الہدیٰ فریدی	علی گڑھ
اردو زبان اور فن داستان گوئی	کلیم الدین احمد	ادارۂ فروغِ اردو، امین آباد، لکھنو
اردو نثر پر فورٹ ولیم کالج کے اثرات	ڈاکٹر عبیدہ بیگم	نصرت پبلشرز لکھنو، 1983
باغ و بہار (تحقیق و تنقید کے آئینہ میں)	مقدمہ سلیم اختر ا	اعجاز پبلشنگ ہاوس نئی دہلی
داستان سے افسانے تک	وقار عظیم	طاہر بک ایجنسی قاسم جان اسٹریٹ، دہلی، ۱۹۷۲ء
اردو داستان (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)	ڈاکٹر سہیل بخاری	مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۸ء